رنچھوڑلائن میں ڈکیتی کی واردات کے دوران فائرنگ اوردھماکے میں ایک شخص کی ہلاکت اور پانچ افراد کے زخمی ہونے کے واقعہ پرالطاف حسین کا اظہارمذمت

روزروز کی ڈکیتیوں اورلوٹ مار کی وارداتوں سے بچاؤ اوراپنی جان ومال کے تحفظ کیلئے اپنے اپنے علاقوں میں چوکیداری سسٹم نافذکریں۔کراچی خصوصاً رنچھوڑلائن کے عوام سے الطاف حسین کی اپیل

کراچی میں ڈکیتیوں اورلوٹ مار کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی روک تھام اورشہریوں کی جان ومال کے تحفظ کیلئے ہنگامی بنیادوں پراقدامات کئے جائیں۔حکومت سے الطاف حسین کا مطالبہ

لندن۔۔۔20 اپریل 2009ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے رنچھوڑلائن کے علاقے میں ڈکیتی کی واردات کے دوران فائرنگ اوردھماکے میں ایک شخص کی ہلاکت اور پانچ افراد کے زخمی ہونے کے واقعہ کی شدید مذمت کی ہےاوراس واقعہ میں جاں بحق ہونے والے دکاندار کے لواحقین سے دلی افسوس کا اظہارکیا ہے۔اپنے بیان میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں تواتر کے ساتھ اپنے خطابات اور بیانات میں کراچی کے شہریوں سے بار بار اپیل کررہاہوں کہ وہ خودحفاظتی انتظامات کے تحت اپنے اپنے علاقوں میں چوکیداری سسٹم کا نفاذ کریں۔انہوں نے کہا کہ رنچھوڑلائن کے علاقے میں گھروں اوردکانوں میں روزانہ ڈکیتیوں اورلوٹ مار کی وارداتیں ہورہی ہیں۔لہٰذا میں ان بڑھتی ہوئی وارداتوں کے پیش نظر کراچی خصوصاً رنچھوڑلائن کے عوام سے کہتا ہوں کہ وہ روزروز کی ڈکیتیوں اورلوٹ مار کی وارداتوں سے بچاؤ اوراپنی جان ومال کے تحفظ کیلئے اپنے اپنے علاقوں میں چوکیداری سسٹم نافذکریں اورمختلف ٹیمیں تشکیل دیکر چھ چھ گھنٹے یا چار چار گھنٹے کا شیڈول بنا کر اپنے اپنے علاقوں کی حفاظت کریں۔جناب الطاف حسین نے صدر آصف زرداری،وزیراعظم یوسف رضا گیلانی،وفاقی مشیرداخلہ رحمٰن ملک،سندھ کے گورنر،وزیراعلیٰ اوروزیرداخلہ سے مطالبہ کیا کہ کراچی میں ڈکیتیوں اورلوٹ مار کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی روک تھام اورشہریوں کی جان ومال کے تحفظ کیلئے ہنگامی بنیادوں پراقدامات کئے جائیں اورڈاکوؤں اورلٹیروں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

سندھی ساریوں برادری گجرو،سرائیکی خدمت کمیٹی،سرائیکی بلوچ برادری اور بنگالی ایکشن کمیٹی نے طالبانائزیشن کے خلاف الطاف حسین کے مؤقف کی حمایت کا اعلان کردیا

کراچی۔۔۔20،اپریل2009ء۔۔۔گڈاپ ٹاؤن کی سندھی ساریو برادری (گجرو) کے فداحسین،سرائیکی خدمت کمیٹی (تیئر) کے ڈاکٹرفیض رسول،سرائیکی بلوچ برادری خدا کی بستی اور بنگالی ایکشن کمیٹی کے صدرابوب بکرو نے اپنی برادریوں سمیت طالبانائزیشن کے خلاف قائدتحریک جناب الطاف حسین کے مؤقف کی مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے اورطالبان کے خودساختہ نظام کے نفاذ کے خلاف اپنے ہرممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔یہ اعلان انہوں نے گزشتہ روزایم کیوایم پختون پنجابی آرگنائزنگ کمیٹی کے تحت گڈاپ ٹاؤن منگھوپیر میں منعقدہ اجتماع میں کیا جس میں گڈاپ ٹاؤن کی ویسی 4 گجرو،یوسی 5 شیئر یوسی 5 خدا کی بستی اور یوسی 8 منگھوپیر سے مختلف قومیتوں کے کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔اجتماع سے خطاب میں حق پرست رکن قومی اسمبلی عبدالوسیم نے کہا کہ نظام عدل ریگولیشن کی منظوری بندوق کی نوک پر ہوئی ہےاوراسکے خلاف ملک میں واحدسیاسی جماعت ہی اپنا بھرپور کردار ادا کررہی ہے۔انہوں نے کہا کہ طالبان کے خودساختہ نظام کو کبھی قبول نہیں کریں گے اوراسکے خلاف ہرسطح پر پرامن احتجاج ریکارڈ کرائیں گے۔اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ایم کیوایم پختون پنجابی آرگنائزنگ کمیٹی کے انچارج گلفراز خان نے کہا کہ ایم کیوایم پختون ثقافت اورروایت کا مکمل احترام کرتی ہےاور جو طالبانائزیشن کے مسئلے کو پختونوں سے جوڑنے والے کسی طرح بھی ملک وقوم سے مخلص قرار نہیں دیئے جاسکتے۔انہوں نے طالبانائزیشن کے خلاف ایم کیوایم کے اصولی مؤقف کی حمایت کرنے والے افراد سے دلی تشکر کا اظہارکیا اورکارکنان پرزوردیا کہ وہ طالبانائزیشن کی سازش کے خلاف عملی طور پرمیدان عمل میں آئیں اوراس کے خلاف بھرپور کردار ادا کریں۔

نام نہاد شریعت ریگولیشن کی منظوری دیکر ملک میں انصاف کے نظام میں دراڑ ڈال دی گئی ہے، انچارج وارا کین کراچی مضافاتی کمیٹی

کراچی ۔۔۔20، اپریل 2009ء ۔۔۔متحدہ قومی موونٹ کراچی مضافاتی کمیٹی کے انچارج فرخ اعظم اوراراکین نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی نے نام نہاد شریعت ریگولیشن کی منظوری دیکر ملک میں انصاف کے نظام میں دراڑ ڈال ہے اور کلاشنکوفی اور ڈنڈا بردار شریعت منظوری دراصل طالبان کے قبائلی رسم ورواج قبول کر کے انہیں اسلام کے نام پر دہشت گردی اور قتل وغارتگری کا کھلا لائسنس دینے کے مترادف ہے ۔ان خیالات اظہار انہوں نے عوامی رابطہ مہم کے دوران مختلف طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔اس سلسلے میں مضافاتی کمیٹی کے انچارج فرخ اعظم ، اراکین عزیز الرحمٰن اور محمد علی کلمتی نے اولڈ ملیر یونٹ کے علاقے بجلی گوٹھ ، چمن کالونی ، مراد میمن گوٹھ ، جوائنٹ انچارج عارف حیدر، اراکین احمد رضا اور ندیم سومرو نے عبداللہ گوٹھ ، گلشن حدید ، جوائنٹ انچارج یوسف منیر شیخ اور اراکین شکیل سید ظہیر انور ، محمد حنیف چھتائی نے کیماڑی سیکٹر یوسی 1 ، جوائنٹ انچارج اسلم بلوچ اور رکن الطاف حسین مینگل نے اولڈ گولیمار یونٹ اور آگرہ تاج سیکٹر میں مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے رابطے کئے اور انہیں طالبانائزیشن کی سازش کے خلاف ایم کیوایم کے اصولی مؤقف سے آگاہ کیا۔اس دوران جن معززین سے ملاقاتیں ہوئی ان میں سماجی رہنما عبدالجید میمن صدر SDO ، اسلم میمن صدر شاہ عبدالطیف سوشل ویلفیئر ، محمد سلمان بروہی سابق ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ حکومت سندھ ، جماعت اہلسنت سندھ کے جنرل سیکریٹری مولانا اکرم سعیدی خطیب جامعہ مسجد فیضان مدینہ گلشن حدید ، سومروہ جماعت خانہ ، کچھی مسلم سنگھار جماعت کے عہدیداران شامل ہیں ۔اس موقع پر تمام مکتب فکر کے افراد اور علمائے کرام نے کراچی مضافاتی کمیٹی کے انچارج وارا کین سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی سے نظام عدل ریگولیشن ایک مخصوص گروہ کو تقویت پہنچائی گئی ہے جس سے پاکستان کی سلمیت کو خطرات لاحق ہوگئے ہیں ۔

چندافراد کے تیار کردہ نظام کو ملک کے ایک حصے پر نافذ کرنا جمہوری روایات کے منافی ہے، محبان پاکستان سعودی عرب

ریاض ۔۔۔20، اپریل 2009ء ۔۔۔محبان پاکستان سعودی عرب کی سینٹرل کمیٹی نے پاکستان میں طالبانائزیشن کے بڑھتے ہوئے خطرات پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ قومی اسمبلی سے نظام عدل ریگولیشن کو جس طرح جمہوری طریقے سے منظور یا اس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی ۔اپنے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی میں نظام عدل ریگولیشن پر اراکین کو بحث ومباحثے کا موقع نہیں دیا گیا اور چند افراد کے تیار کردہ نظام کو ملک کے ایک حصے پر نافذ کرنا جمہوری روایات کے منافی ہے ۔انہوں نے کہا کہ مخالفین کا یہ الزام انتہائی شرمناک ہے کہ ایم کیوایم کے قائد الطاف حسین شریعت کے خلاف ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایم کیوایم کے قائد الطاف حسین نے ہمیشہ شریعت کی حمایت کی ہے اور طالبان کی مخالفت کی ہے ، طالبان جس طرح ملک میں کلاشنکوف اور ڈنڈے کے زور پر اپنی وضع کردہ شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں اس کی کوئی ذی شعور انسان تو کجا مسلمان بھی حمایت نہیں کرسکتا ۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم اس وقت ملک کی واحد جماعت ہے جو ملک میں دہشت گردوں سے نبرد آزما ہے اور ایم کیوایم کے تمام ارکاین اپنے قائد کی تعلیمات کے مطابق دہشت گردوں کا آخری دم تک مقابلہ کرتے رہیں گے ۔

قلم فروشی کیوں؟

اے محبّ وطن پاکستانیو! آؤ ملکر پاکستان کو بچانے کی جدوجہد کریں

قاسم علی رضا

جب جب ظلم ، جبر اور باطل کے خلاف حق پرستوں نے علم حق بلند کیا تو نہ صرف ظالموں بلکہ ان کی وکالت کرنے والوں نے عوام کو گمراہ کرنے کیلئے اہل حق کو غلط اور ظالموں کو درست ثابت کرنے کیلئے دانش اور قلم فروشی کا عمل کیا ۔تاریخ میں ظلم ، ظالم اور ظالموں کی وکالت کرنے والوں کس نام سے پکارا جاتا ہے اور خلق خدا ظالموں کو کیسے یاد کرتی ہے یہ تاریخ میں محفوظ ہے لیکن آج بھی ظالموں کی وکالت کرنے والے نت نئے لبادے اوڑھے ہوئے ہیں ۔جس طرح فرعون ، نمرود ، یزید ، ہلاکوخان ، چنگیز خان ، ہٹلر ، مسولینی اور اسٹالین سمیت دنیا کے دیگر آمروں اور جابروں نے زمینی طاقت اور سازشی حربوں کو استعمال کر کے وقتی طور پر تو دنیا میں فتوحات حاصل کرلیں اور اپنے اپنے دور میں اپنی دہشت بٹھا کر یہ سمجھنے لگے کہ اب اس کرہ ارض پر ان سے بڑا کوئی نہیں ہے ، وہ

خود کو زمینی خدا سمجھ بیٹھے اور خلق خدا پر ظلم کرنے لگے۔ تاریخ میں ان ظالموں، جابروں اور آمروں کا غرور اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس طرح خاک میں ملایا وہ تاریخ میں محفوظ ہے۔ اس حقیقت سے کوئی بھی ذی شعور یا ذرہ برابر علم رکھنے والا فرد ان ظالموں اور جابروں کو پسند نہیں کرتا اور خلق خدا پر ظلم کرنے والے اور ان کی وکالت کرنے والے آج تک لعنت ملامت کے مستحق ٹھہرے۔

اسی طرح پاکستان کی 62 سالہ تاریخ میں شیخ مجیب الرحمان اور عوامی لیگ کے خلاف اسلام کے نام پر جس طرح اپنے کلمہ گو مسلمانوں کو جھوٹ، مکر اور فریب کے ذریعہ گمراہ کیا گیا اور ان ضمیر فروش قلمکاروں نے یہ سمجھ لیا کہ جس طرح آج ان کی واہ واہ ہو رہی ہے یہ ہمیشہ ہوتی رہے گی لیکن سچائی یہ ہے کہ حقائق کو عوام سے پوشیدہ رکھ کر مغربی پاکستان کے عوام کو گمراہ کرنے والوں نے پاکستان کو دولخت کر دیا۔ آج بھی قلم اور ضمیر کی حرمت کا سودا کرنے والے بعض قلمکار اور اینکر مین ماضی کے تلخ حقائق کو دہرا کر ملک توڑنے کی سازش کر رہے ہیں۔ بدقسمتی سے دور جدید میں ہلاکو خان اور چنگیز خان جیسے ظالم درندوں نے جس طرح اپنے مذاہب اور عقائد کا پرچار کر کے ظلم و بربریت کا بازار گرم کیا اسی طرح آج اسلام کا نام لیکر طالبانائزیشن کا پرچار کرنے والوں نے بھی قتل و غارتگری اور دہشت گردی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ کون ہے جو نہیں جانتا کہ یہ سفاک دہشت گرد بے گناہ کلمہ گو مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں، اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے مسلمانوں کو جانوروں کی طرح ذبح کر رہے ہیں، نام نہاد شریعت کے نام پر بارود کے زور اور بندوق کی نوک پر جس طرح حکومتی اداروں اور حکومت کی رٹ کو ناکام بنانے کا عمل کر رہے ہیں اس گھناؤنے عمل پر ماضی کی طرح بعض ضمیر فروش خواہ وہ کالم نگار ہوں یا دور جدید کے اینکر پرسن ہوں وہ ان ظالم درندہ صفت اور سفاک طالبان اور ان کے دہشت گرد سرپرستوں کی وکالت کر رہے ہیں اور طالبان کے دہشت گردوں کے سیاہ کرتوتوں پر پردہ ڈال کر قوم کو گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ ضمیر فروش اینکر مین، سفاک دہشت گردوں کی حمایت کر کے جس طرح دانستہ پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کا عمل کر رہے ہیں وہ ایک ایک محبّ وطن پاکستانی کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

تعجب خیز اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ماضی میں سفاک دہشت گردوں اور ان ظالموں کا ساتھ دینے والے نام نہاد دانشور، کالم نگار اور علمائے سو کے انجام سے واقف ہونے کے باوجود یہ عاقبت نااندیش اینکر مین، ظالموں، ان کے سرپرستوں اور ان کی وکالت کرنے والوں کے منطقی انجام سے سبق حاصل کرنے کیلئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اس تمہید کی وجہ ایک معروف ٹی وی چینل کے پروگرام میں ایک اینکر مین کا غیر منطقی رویہ ہے جو اپنی دانست میں خود کو بڑا دانشور سمجھتے ہیں اور مزید تعظیم کیلئے اپنے نام کے ساتھ ''ڈاکٹر'' کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔

19، اپریل 2009ء کو راقم کو پاکستان کے ایک معروف ٹیلی ویژن کا پروگرام دیکھنے کا اتفاق ہوا جس میں موصوف اینکر مین نے مختلف رہنماؤں اور قانونی ماہرین سے بات کرتے ہوئے ایسا ماحول بنانے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ نام نہاد معاہدہ عدل اور اس کا پرچار کرنے والے صوفی محمد کا عمل درست ہے۔ یہ اینکر مین اپنے پروگرام میں طالبان کے دہشت گردوں، ان کے سرپرستوں اور ان کی سفاک کارروائیوں کی وکالت کرتے نظر آرہے تھے۔ پروگرام کا موضوع طالبانائزیشن تھا جس میں اینکر مین اپنے ہر مہمان سے بار بار ایسے سوالات کر رہے تھے جیسے وہ موجودہ حالات اور طالبان کی دہشت گردیوں سے لاعلم ہوں۔ وہ اپنے مہمانوں سے بچکانہ سوال کر رہے تھے کہ یہ بات کس حد تک درست ہے کہ طالبان مخالف عقائد رکھنے والوں کی مساجد، امام بارگاہوں اور بزرگان دین کے مزارات بموں سے اڑا رہے ہیں؟ کیا واقعی طالبان پولیس و دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کو خودکش حملے کر کے قتل کر رہے ہیں؟ کیا واقعی طالبان ایسا کر رہے ہیں؟ کیا لوگوں کو قبروں سے نکال کر ان کی لاشوں کو لٹکایا جا رہا ہے؟ اور کیا طالبان کی مخالفت کرنے والوں کو جانوروں کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے یا ان کے سر تن سے جدا کئے جا رہے ہیں؟ موصوف اپنے مہمانوں سے اس طرح سوالات کر رہے تھے جیسے وہ دور جدید کے معروف ٹی وی چینل کے اینکر پرسن نہ ہوں بلکہ افریقہ کے دور دراز علاقوں کے جنگلات میں رہتے ہوں جہاں ذرائع ابلاغ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات دستیاب نہ ہوں یا جیسے انہیں کوئی علم ہی نہ ہو کہ وطن عزیز میں کیا ہو رہا ہے۔ ان کے اس عمل کو ان کی لاعلمی قرار دینا درست نہیں ہوگا بلکہ اس طرح

ذریعہ طالبان کی دہشت گردی، قتل و غارتگری، خودکش حملوں، مساجد، امام بارگاہوں اور مزارات کو بموں سے اڑانے، معصوم بچی کو سفاکیت سے کوڑے مارنے اور دیگر انسانیت سوز واقعات کی فلمیں اور خبریں انہی کے ٹی وی چینل پر تسلسل کے ساتھ نشر کی جاتی رہی ہیں۔ موصوف کی جانب سے طالبان کے دہشت گردوں کی وکالت کرنا ایک گناہ عظیم اور عوام الناس کو گمراہ کرنے کا گھناؤنا عمل ہے۔ راقم بذات خود اس اینکر مین اور ان کی شاہانہ طرز زندگی کا مشاہدہ کر چکا ہے کہ یہ اینکر مین نہ صرف اعلیٰ ترین قیمتی مکانات میں رہتے ہیں بلکہ جدید ترین بڑی بڑی مہنگی ترین گاڑیوں بشمول پجیرو میں اس فخریہ انداز میں گھومتے ہیں جیسے کہ وہ اس زمین پر حاکم وقت ہوں۔ میں سوچتا ہوں کہ ایک طرف تو موصوف اینکر پرسن کو یہ علم نہیں کہ پاکستان میں یہ طالبان دہشت گرداوران کے سرپرست کس قسم کی دہشت گردیاں، قتل و غارتگری کر رہے ہیں جبکہ ان اینکر پرسن کو یہ علم ہے کہ موجودہ اور آئندہ سال کونسے ماڈل کی جدید ترین قیمتی گاڑیاں ان کی قدر و منزلت اور عزت و شہرت میں اضافہ کا سبب بنے گی۔

مزید تعجب خیز بات یہ ہے کہ مذکورہ ٹی وی پروگرام میں بعض علمائے سو نے طالبان کے مخالف عقائد و مسالک کی مساجد، امام بارگاہوں اور بزرگان دین کے مزارات پر حملے کے سوال پر بے شرمی اور ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کے علم میں ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ کیا یہ نام نہاد مذہبی رہنماء پاکستان اور دنیا بھر کے عوام کی آنکھ میں دھول نہیں جھونک رہے؟ جبکہ پاکستان کے علمائے حق، قلم کی حرمت کی پاسداری کرنے والے قلمکار، دانشور اور حق پرست سیاسی رہنماء طالبان کے دہشت گردوں کی قتل و غارتگری کی نہ صرف کھل کر مذمت کر رہے ہیں بلکہ خودکش حملوں، مساجد، امام بارگاہوں اور بزرگان دین کے مزارات کو بم سے اڑانے کے سفاکانہ عمل کو دین اسلام اور شریعت کے منافی قرار دیکر ان حملوں کو ناجائز اور حرام قرار دے رہے ہیں؟ موصوف اینکر مین اور ان کے مہمان کی بے حسی سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان عناصر نے طالبانائزیشن کی حمایت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور وہ یہ عمل کر کے پاکستان کی سلامتی کو مزید سنگین خطرات سے دوچار کرنے کی دانستہ کوشش کر رہے ہیں۔ کیا موصوف کے اس طرز عمل کو حب الوطنی قرار دیا جا سکتا ہے؟

راقم پاکستان کے تمام محبّ وطن عوام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے عناصر کے اس گمراہ کن پروپیگنڈوں میں ہرگز نہ آئیں جو دانشور، اینکر پرسن اور مذہبی رہنماء کا لبادہ اوڑھ کر ملک توڑنے کی سازش کر رہے ہیں۔ محبّ وطن عوام ایسے عناصر کی سازشوں سے ہوشیار رہیں کیونکہ یہی عناصر ملک و قوم کے اصل غدار اور دشمن ہیں۔ خدارا! ایسے ملک دشمن، مفاد پرست اور ضمیر فروش قلمکاروں اور اینکر پرسن سے اس وطن عزیز کو بچائیں اور ملک دشمن عناصر کے مذموم عزائم کو ناکام بنانے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

☆☆☆☆☆